۶۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل
قادیان

ایڈیٹر:۔ رحمت اللہ خان شاکر — یوم پنجشنبہ

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق جملہ خط وکتابت بنام مینیجر الفضل ہو

جلد ۳۱ | ۱۵ ماہ وفا ۱۳۲۲ھش | ۱۲ رجب سنہ ۱۳۶۲ھ | ۱۵ جولائی سنہ ۱۹۴۳ء | نمبر ۱۶۵

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۱۴ ماہ وفا ۱۳۲۲ہش ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی صحت کے متعلق ½ ۹ بجے صبح بذریعہ فون یہ اطلاع ملی ہے کہ کل سیر سے واپس آنیکے بعد حضور کا ٹمپریچر ۹۹ ہو گیا تھا۔ اور اسوقت ۹۷٫۸ ہے۔ کھانسی میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے کمی ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

حضور کی صحت کے متعلق ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب اپنے ۱۲ ؍ جولائی کے خط میں لکھتے ہیں۔ کہ:۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی علالت کا یہ حال ہے کہ یہاں آنے پر بخار میں جسقدر تخفیف ہوئی تھی اس کے بعد اس میں کمی نہیں آئی۔ کھانسی بھی کم وبیش جاری ہے۔

سیدہ ام طاہر احمد کی طبیعت رو بصحت ہے۔ صاحبزادی منصورہ بیگم صاحبہ کی طبیعت بھی بہتر ہے۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

روزنامہ الفضل قادیان — ۱۲ رجب ۱۳۶۲ھ

مہر کے متعلق اسلام کی اصولی تعلیم
اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اسوۂ حسنہ

از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے

سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے مہر کے متعلق ضروری تشریح

کچھ عرصہ ہوا۔ الفضل میں مہر کے متعلق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا ایک اصولی اور قیمتی ارشاد شائع ہوا تھا۔ اس ارشاد کے ضمن میں ہمشیرہ مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ کے مہر کا بھی ذکر آیا تھا۔ اس بارے میں حضرت ام المومنین اطال اللہ ظلہا سے جو علم مجھے حاصل ہوا ہے میں مناسب خیال کرتا ہوں کہ اسے دوستوں کی اطلاع کے لئے شائع کر دوں۔ حضرت ام المومنین نے مجھ سے فرمایا کہ تمہاری ہمشیرہ مبارکہ بیگم کا مہر چھپن ہزار روپیہ مقرر ہوا تھا۔ اور جب یہ مہر مقرر ہوا۔ تو حضرت صاحب (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام) نے مجھ سے فرمایا تھا۔ کہ یہ مہر اس لئے زیادہ رکھا گیا ہے کہ معلوم ہوا ہے کہ ریاست مالیر کوٹلہ میں خاوند کی جائداد میں سے بیوی کو حصہ نہیں ملتا۔ گویا اس قدر مہر مقرر کئے جانے میں یہ بات بھی مدنظر تھی۔ کہ جائداد میں سے حصہ نہ ملنے کی تلافی ہو جائے۔

اس روایت سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ جو مہر ہمشیرہ مبارکہ بیگم صاحبہ کا مقرر کیا گیا تھا یعنی چھپن ہزار روپیہ (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی ایک تقریر میں سہواً پچپن ہزار مذکور ہے مگر در اصل مہر چھپن ہزار تھا) وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی رائے اور خیال کے مطابق مہر کے عام معیار سے زیادہ تھا۔ اور اس زیادتی کی وجہ یہ تھی۔ کہ ریاست کے قانون کے مطابق ہماری ہمشیرہ کو اخویم محترم نواب محمد علی خان صاحب کی جائداد میں سے حصہ نہیں مل سکتا تھا۔ پس اس کمی کو اس رنگ میں پورا کر دیا گیا۔ اس ضمن میں یہ بات بھی قابل ذکر ہے۔ کہ جس وقت ہماری ہمشیرہ کی شادی ہوئی تھی اس وقت نواب صاحب موصوف کی سالانہ آمد قریباً چوبیس ہزار روپیہ تھی (گو بعد میں نواب صاحب کی آمد زیادہ ہو گئی) اس طرح ہماری ہمشیرہ کا مہر گویا نواب صاحب کی دو سال کی آمد سے بھی زیادہ تھا۔ (گو اس وقت اسے ایک غلط فہمی کی بناء پر دو سال کی آمد کے برابر سمجھا گیا تھا) مگر جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے یہ زیادتی مہر کے عام اصول کے ماتحت نہیں تھی۔ بلکہ جائداد کے حصہ کی کمی کو پورا کرنے کے لئے تھی۔

مہر کے متعلق قرآن کریم کا ارشاد

اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے میں یہ بات بھی دوستوں کی خدمت میں عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ قرآن کریم اور سنت نبویؐ سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ مہر میں گو بہر حال خاوند کی حیثیت کو مدنظر رکھنا ضروری ہے مگر وہ اس قدر گراں نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ مرد کے لئے اس کی دوسری ذمہ واریوں کی ادائیگی میں روک پیدا کر دے یا ناواجب تنگی اور بوجھ کا موجب ہو۔ بلکہ ایسا ہونا چاہیئے کہ خاوند اسے طیب نفس اور بشاشت قلب کے ساتھ ادا کر سکے۔ چنانچہ قرآن شریف میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وَآتُوا النِّسَاءَ صَدُقَاتِهِنَّ نِحْلَةً (سورۃ نساء رکوع ۱) یعنی اے مردو تمہیں چاہیئے کہ عورتوں کا مہر بشاشت قلب اور طیب نفس کے ساتھ ادا کیا کرو۔ اور اس کی ادائیگی میں تمہارے دلوں کے اندر تنگی نہ پیدا ہوا کرے۔ یہ آیت کریمہ جہاں اس ارشاد کی حامل ہے کہ خاوند اپنی بیوی کے مہر کی ادائیگی میں حیل وحجت اور تنگ دلی کا طریق نہ اختیار کرے۔ وہاں اس آیت میں یہ اشارہ بھی پایا جاتا ہے کہ مہر ایسا ہونا چاہیئے جسے انسان اپنے حالات کے ماتحت طیب نفس کے ساتھ ادا کر سکے۔ اور یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ مہر ناواجب طور پر بھاری نہ ہو۔ ورنہ مہر زیادہ باندھ کر پھر یہ توقع رکھنا کہ خاوند اسے بشاشت قلب اور طیب نفس سے ادا کرے ایک تکلیف مالا یطاق کا رنگ رکھتا ہے جو درست نہیں۔ فطری قانون کے ماتحت طیب نفس کی کیفیت تبھی پیدا ہو سکتی ہے۔ کہ جب مہر کی رقم ایسی ہو کہ خاوند اُسے اپنی مالی حالت کے پیش نظر آسانی اور خوشی کے ساتھ ادا کر سکے۔

علاوہ ازیں قرآن شریف کی متعدد آیات میں یہ اشارہ ملتا ہے اور احادیث سے بھی یہی بات ثابت ہوتی ہے کہ شریعت اسلامی نے اس بات کو پسند کیا بلکہ بہتر قرار دیا ہے۔ کہ جہانتک ممکن ہو خاوند شادی کے وقت ہی اپنی بیوی کا مہر ادا کر دے۔ اور تاریخ سے پتہ لگتا ہے کہ صحابہ کرام عموماً ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ یہ بھی اس بات کی دلیل ہے کہ مہر زیادہ نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ جب شادی کے موقعہ پر ہی مہر کی نقد بہ نقد ادائیگی کو پسند کیا گیا ہے (اور ظاہر ہے کہ شادی کے وقت مرد کے لئے اور بھی کئی قسم کے اخراجات درپیش ہوتے ہیں) تو لازماً یہی سمجھا جائے گا۔ کہ

شریعت کا یہ منشا نہیں۔ کہ مہر کی وجہ سے مرد کسی غیر معمولی بوجھ کے نیچے دب جائے۔ بلکہ شریعت نے اسے ایک ایسی چیز قرار دیا ہے۔ جو دوسرے اخراجات کو جاری رکھتے ہوئے معقول طور پر برداشت کی جا سکے۔

عام حالات میں مہر کی حد

اندریں حالات حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے مہر کے متعلق جو یہ اصولی ارشاد فرمایا ہوا ہے، کہ وہ مرد کی چھ ماہ کی آمد سے لے کر ۱۰ ماہ کی آمد تک ہونا چاہیئے۔ وہ بہت خوب اور مناسب ہے۔ اس ارشاد کا مطلب یہ ہے۔ کہ عام حالات میں مہر چھ ماہ کی آمد کے برابر ہونا چاہیئے۔ مگر خاص حالات میں سات آٹھ نو یا دس ماہ کی آمد تک رکھا جا سکتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ شریعت اسلامی کے اصولی رجحان کو دیکھتے ہوئے عام حالات میں چھ ماہ کی حد بہت مناسب اور بہتر ہے۔ اور اکثر صورتوں میں اس سے اوپر جانے کی ضرورت نہیں۔ مگر چھ ماہ کے اندازے کا یہ مطلب نہیں۔ کہ مہر کسی صورت میں بھی اس سے کم نہیں ہو سکتا کیونکہ استثنائی حالات میں (مثلاً جبکہ خاوند بہت مقروض ہو۔ یا اس پر بہت سے دوسرے رشتہ داروں کا بوجھ ہو وغیرہ ذالک) مہر اس سے بھی کم رکھا جا سکتا ہے۔ اور کم ہونا چاہیئے اور اس کے مقابل پر دوسری قسم کے استثنائی حالات میں مہر دس ماہ کی آمد سے بھی زیادہ ہو سکتا ہے۔ پس گو بہرحال مہر خاوند کی مالی حیثیت کی بناء پر مقرر ہونا چاہیئے۔ یعنی نہ تو وہ محض برائے نام ہو۔ اور نہ ہی نمائش کے خیال سے بڑھا چڑھا کر رکھا جائے۔ بلکہ حالات کے مطابق واجبی ہو۔ لیکن بہرصورت اس کے تقرر میں اس بات کو ملحوظ رکھنا چاہیئے۔ کہ اس کی ادائیگی خاوند پر کوئی غیر معمولی بوجھ نہ بن جائے۔ بلکہ وہ ایسا ہو۔ کہ قرآنی منشاء کے ماتحت ایک نیک دل خاوند اسے بشاشت قلب اور طیب نفس کے ساتھ ادا کر سکے میں نے نیک دل خاوند کی شرط اس لئے لگائی ہے۔ کہ ایک خسیس اور کنجوس انسان کے لئے تو ایک روپیہ دینا بھی دوبھر ہوتا ہے۔ اور اسے کسی رقم پر بھی خواہ وہ کتنی ہی قلیل ہو طیب نفس کی کیفیت حاصل نہیں ہو سکتی۔ پس ایسے لوگوں کا معاملہ جدا گانہ ہے۔ شریعت نے اپنے احکام کی بنیاد ایسے لوگوں کی طبیعت پر نہیں رکھی۔ بلکہ عام انسانی فطرت کے اصولوں پر رکھی ہے۔ واللہ اعلم۔

خاکسار مرزا بشیر احمد قادیان۔

جناب مولوی رحمت علی صاحب مبلغ جاوا کے متعلق

خوشکن اطلاع

شملہ ۱۲ جولائی۔ ریڈ کراس کمشنر کی طرف سے حسب ذیل تار محترمہ اہلیہ صاحبہ جناب مولوی رحمت علی صاحب کے نام موصول ہوا ہے۔

دشمن کے ذرائع سے حاصل شدہ اطلاع مظہر ہے کہ مولوی رحمت علی صاحب زندہ اور بخیریت ہیں۔ الحمد للہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو ریڈ کراس کمشنر کی طرف سے جو اطلاع دی گئی ہے۔ اس میں مولوی صاحب موصوف کے علاوہ باقی احمدی احباب کے زندہ و بخیریت ہونے کی خبر بھی ہے الحمد للہ دوست سب کی بخیریت واپسی کے لئے دعا کریں۔

تاریخ وفات

شیخ یوسف علی صاحب مرحوم

از جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ کپورتھلہ

از دارِ اماں برفت یوسف ۔۔۔ در دارِ جناں نعمت و ناز
باعشق و وفا و دردمندی ۔۔۔ از خدمت دیں شدہ سرافراز
با طاعت و زہد و خاکساری ۔۔۔ در عینِ شباب نیک ممتاز
ایں واقعہ صعب دردناک است ۔۔۔ ایں حادثہ است صبر پرداز
یارب بحق مسیحِ موعودؑ ۔۔۔ در باغِ نعیم جائے او ساز

چوں سالِ وصال جست مظہر
"مغفور اللہ" بر آمد آواز
۱۳۶۲

خدام الاحمدیہ کا پانچواں سالانہ اجتماع

خدام الاحمدیہ کا پانچواں سالانہ اجتماع قریب آ رہا ہے۔ تمام مجالس خدام الاحمدیہ کی توجہ اس طرف مبذول کی جاتی ہے۔ کہ آئندہ دو تین ماہ میں اس سالانہ اجتماع کے لئے بہ خاص طور پر تیاری کریں۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے گزشتہ اجتماع پر اس تقریب کی اہمیت کے متعلق بالخصوص ارشاد فرمایا تھا۔ اور گزشتہ اجتماع کی حاضری کو ناتسلی بخش قرار دیا تھا۔ پس تمام خدام کو اس نہایت ضروری اجتماع کو کامیاب بنانے کے لئے ابھی سے پوری طرح کوشاں ہونا چاہیئے۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے یہ واضح ہدایت دی تھی۔ کہ جو خدام شوق سے اجتماع میں شامل ہونا چاہیں۔ ان کو شامل ہونے کی اجازت دینی چاہیئے گو مجالس کے نمائندوں کی شمولیت نہایت ضروری ہے۔ نمائندگان کی شمولیت کے قواعد

۲۵ جولائی ۱۹۴۳ء بروز اتوار یوم التبلیغ برائے مسلم احباب مقرر ہے دوست اچھی طرح نوٹ کرلیں۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ

انک لعلی خلق عظیم

از جناب شیخ عبدالرحیم صاحب محلہ دارالرحمت

انما المومنون اخوۃ فاصلحوا بین اخویکم واتقوا اللہ لعلکم ترحمون۔ مومن مومن کا بھائی ہے۔ یہ اخوت اللہ تعالےٰ کی فرمودہ ہے۔ اسی کا حکم جلیل القدر جلیل الشان ہستی کے شایاں ہے۔ اس کی عظمت اور اس کی قدر ڈرتے ہوئے دل سے اس کی شان کے مطابق ہی کرنی واجب اور ضروری ہے اور اس میں حد درجہ کا تقوےٰ درکار ہے وہ فرماتا ہے۔ کہ مومن مومن کا بھائی ہے۔ اس کی اصلاح کی فکر رکھو۔ ہمارا ہی ماں جایا بھائی ہوتا ہے خوبصورت بھی ہوتا ہے خوش اخلاق بھی ہے۔ ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔ اور دل سے محبت کرتے ہیں۔ جب کہ ہمارا دل کسی رنگ میں بھی اس کا بدخواہ نہیں ہوتا ہے۔ کوئی منکر بدی ہم اس سے نہیں کرتے۔ اور نہ ہی یہ کبھی ہمارے وہم وگمان بھی آسکتی ہے یہ تو رشتہ ماں باپ کی طرف سے ہوتا ہے۔ رشتہ داری میں احسان اور سلوک اور ایتاء ذی القربیٰ کا ثواب ملتا ہے۔ جبکہ ہرطرح ہم اپنے اس بھائی سے بہترین مروت اور سلوک کا برتاؤ کرتے ہیں۔ یہ دوسرا رشتہ اخوت مابین کا رب العرش ہمارا خالق ہمارا معتقد شہنشاہ ہمارا رازق ہمارا ہر رنگ میں محسن آقا قائم کرتا ہے۔ اگر نسبی اور نسلی رشتہ میں حیا ہے شرم ہے۔ اور وہم وخیال کی کسی لڑی میں کسی منکر کا خیال نام کے لئے بھی نہیں ہے۔ تو کتنی کوتاہی اور کتنی ناانصافی اور کتنی دیدہ دلیری ہوگی۔ اور کتنی طوطا چشمی اور انصاف کا سراسر خون ہوگا۔ اور اعراض عن الحق ہوگا۔ جبکہ ہم اس رب العزت کے بھائی چارے میں کسی ادنےٰ سی خیانت سے بھی کام لیں گے۔ نسبی رشتے تو وہ ہیں جو ہندو اور عیسائی اور یہودی بھی قائم رکھ لیا کرتے ہیں۔ کیا ایک مومن پھر ایسا ہی خام طبیعت اور دل کا کچا ہے۔ کہ اس نباہ میں جو اس کے خالق نے قائم کیا ہے۔ یہ سراسر ناقص اور ادھورا رہے۔ اور استقامت اور جادۂ اعتدال سے الگ ہو کر ایسے ناکردنی افعال کا مرتکب ہو۔ کہ جن افعال پر خدا تعالےٰ کی قہر کی آنکھ تمتما کر سنگسار کرنے کا حکم صادر فرمائے۔ اور ایسے خطوں کو زیروزبر کر ڈالے۔ انسان خدا تعالےٰ کے ہاتھ کی بنائی ہوئی سرافراز تصویر ہے۔ زمین پر اس کی احسن رنگ کی بےمثل آیت ہے۔ اس کے ساتھ شہوانی قوے سے وار کرنا چھوٹی سی بات نہیں ہے۔ یہ اسراف بےجا اور نادانی اور سراسر جہالت اور پُرحمق کھیل ہے سبحان اللہ کہاں قدوس سے لگاؤ اور پھر اتنی گراوٹ قدوس کے پرستار تو ایسی جگہوں کے پاس سے جہاں یہ حرکات ہوں دوڑ کر اور ڈر کر گذارا کرتے ہیں۔ اور یہاں کے پانیوں سے تیار شدہ کھانا بھی بےدریغ پھینک کر دور بھاگنے کی کوشش کیا کرتے ہیں کیا خدا تعالےٰ کے منشاء کی جو تمہارے ہر ذرہ پر قادرانہ تصرف رکھتا ہے یہی قدر ہے؟ وہ فرماتا ہے کہ مومن مومن بھائی ہیں۔ پس تم بھائی کی اصلاح کی فکر میں رہو۔ اس کے ساتھ حسن سلوک کرو غریب ہے تو اس کی مدد کرو بےکس ہے۔ تو اسکو اپنے ہاتھ سے سہارا دو۔ اس کے لئے اگر تم سچے مومن ہو تو دعا کرو۔ اور ایسی دعا کہ اس کی زندگی سنور جائے۔ اس کے ہر دو عالم بن جائیں۔ اور خدا تعالےٰ تمہارا بھی ساتھی بن جائے۔ ماکان العبد فی عون اخیہ کان اللہ فی عونہ (جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں ہوتا ہے۔ خدا تعالےٰ اس کی بھی مدد میں رہتا ہے) ہمیشہ اس فکر میں رہو۔ کہ خدا تعالےٰ نے میرا بھائی بنایا ہے اب میں کسی رنگ میں بھی اس سے اپنا نیکی کا ہاتھ تنگ نہ کروں۔ اور خوب یاد رکھو۔ کہ صرف یہی سلسلہ اخوت غیرفانی ہے۔ ورنہ کسی آدم زادے حمق کی محبت تو ہر وقت سینے میں آتش سوزاں سے کسی طرح بھی کم نہیں۔ ننگ وناموس بھی جاتا ہے۔ اور بے وقت جان پر آبنے تو کوئی بڑی بات نہیں۔ اور مومن کے لئے تو کسی طرح بھی یہ شایاں نہیں کہ والذین آمنوا اشد حبا للہ کے خلاف بیں یار خیال کی رو تو جائے۔ ایک فانی بےبس کی طرف اور دیکھو کہیں تھوڑی سی خدا کی طرف جو القیوم ہے۔ اور ایسے شرک سے سخت بیزار ہے۔ پھر جبکہ ایک محبت میں ہزار لعنت کا اندیشہ اور خدائے واحد سے محبت اور اس کے لئے محبت میں بےشمار برکات اور فوائد۔ کیا مومن کی عمر کے دن ایسے ہی کم قیمت ہیں۔ کہ ایسے لعنتی کاموں میں صرف ہوں۔ اور خسر الدنیا والاخرۃ کے مصداق ہو کر رہ جائیں۔ خدا تعالےٰ الحکیم ہے۔ اسی نے سات بار مختلف پیراؤں سے ان ملعون حرکات سے اپنے رسول مقبول کی معرفت اپنے پاک کلام میں احسن طرز سے منع کیا ہے اور اچھی طرح بیدار کر دیا ہے۔ اور انجام بد کو تصویری شکل میں روئے زمین پر اب تک بھی باقی رکھا ہوا ہے۔ پھر بھی کوئی نہ سمجھے تو جلدی اندھا ہونا مرد ہو۔ اپنے قوے پر تبر چلائے۔ اور وہ دکھ اٹھائے جو ان حرکات کا لازمی نتیجہ عاجلہ ہیں۔

الحکیم کی حکمت کے خلاف جو کام کرتا ہے۔ تو اپنا ہی کچھ کھوتا ہے۔ اور ضرور کھوتا ہے۔ بھلا اس کام میں بھی کوئی برکت ہوگی۔ جس سے رب السموات والارض روکے۔ اور پھر بار بار منع کرے ایسے گھر ایسی بستیاں کب آباد رہتی ہیں۔ جن میں نافرمانی کا علم بےطرح بلند کیا جاتا ہے۔ فسق وفجور میں سوائے بربادی کے اور کیا دھرا ہے۔ دانشمند ہمیشہ ایسے کاموں میں اپنے قیمتی ایام اپنے قیمتی اموال کبھی بھی صرف نہیں کیا کرتے۔ ہمت اور صبر اور عفت سے اپنے جوانی کے ایام کی نگرانی کرتے ہیں۔ اور زنا سے بچ کر ظل عرش میں قیامت کے دن سایہ پاتے ہیں۔ جبکہ اس دن کسی دوسری جگہ سایہ نہ ہوگا۔ صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین ذرا غور سے پڑھا کرو۔ اور بےعیب اور قدوس بالخصوص ایسے حرکات شنیعہ سے اتنا متنفر ہے۔ کہ پتھروں سے مار دینا اس کے نزدیک اس امر کی سزا ہے یعنی وہ نہیں چاہتا۔ کہ ایسا ناپاک اس کی آنکھوں کے سامنے زیادہ چل پھر سکے۔ اور جیسے

کوئی اس پاک سے جو دل لگائے
کرے پاک آپکو تب اسکو پائے

ہم میں جو اس آخری نور کی ذیل سے وابستگی کا عہد ہے۔ اس کو پاک دل ہو کر نبھانا چاہیئے ورنہ شیطانی صفات رکھ کر آخری شیطان پر فتح کی امید۔

ایں خیال است ومحال است وجنوں

آفس سپرنٹنڈنٹ کی اسامی

ستیارتھ پرکاش کے دلآزار الفاظ میں تبدیلی کا سوال

الفضل کے ایک گذشتہ پرچہ میں یہ لکھا جا جاچکا ہے۔ کہ ستیارتھ پرکاش کی ضبطی کیلئے اس طرح حکومت سے درخواستیں کرنا جس طرح سندھ کے مسلمان کر رہے ہیں موزوں نہیں بلکہ اس کا مناسب اور احسن طریق یہ ہے۔ کہ دونوں فریق باہم مل کر اصلاح حال کی سعی کریں۔ اور جو امور فتنہ وفساد کا موجب ہیں۔ انہیں باہمی سمجھوتہ سے دور کر دیں۔

اور اب جبکہ گورنمنٹ سندھ نے اعلان کر دیا ہے۔ کہ وہ ستیارتھ پرکاش کے سندھی ترجمہ کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کرنا چاہتی اس لئے جس حد تک حکومت کے ذریعہ اسے ضبط کرانے کے متعلق ایجی ٹیشن کا سوال تھا۔ وہ تو ختم سمجھنا چاہیئے۔ باقی رہ گئی دوسری صورت یعنی یہ کہ خود آریہ سماجی مسلمانوں اور دیگر مذاہب کے ماننے والوں کے جذبات کا خیال رکھتے ہوئے ستیارتھ پرکاش کے اُن مقامات کو خود ہی تبدیل کر دیں۔ کہ جو عیسائیوں۔ بودھوں جینیوں ہندوؤں اور سکھوں کی دلآزاری کا موجب بنے ہوئے ہیں۔ اور جن کی وجہ سے گذشتہ نصف صدی سے وقتاً فوقتاً اس کے خلاف صدائے احتجاج بلند ہوتی رہی ہے۔ اور مختلف قوموں کے لیڈر اور عوام اپنے جذبات کا پرزور لفظوں میں اظہار بھی کر چکے ہیں۔

ہم سمجھتے ہیں کہ اگر ہمارے آریہ سماجی بھائی خود ہی اصلاح حال کے لئے قدم اٹھائیں۔ تو اس کی وجہ سے وہ تمام بہی خواہان وطن کے دلی شکریہ کے مستحق ہو جائیں گے۔

ممکن ہے اس تجویز کے متعلق آریہ سماجی دوست یہ کہیں کہ وہ اپنے گورو، آچاریہ اور سوامی کی تصنیف میں از خود اس قسم کی تبدیلی کے مجاز نہیں۔

بے شک ہم بھی اس اصول کے مؤید ہیں لیکن امر واقعہ یہ ہے۔ کہ جب اس سے قبل آریہ سماجی دوست اپنے مہرشی کی اس تصنیف میں کئی ایک تبدیلیاں کر چکے ہیں۔ اور مخالفین کے اعتراضوں سے بچنے کے لئے خود ستیارتھ پرکاش کے کئی مقامات میں ردوبدل کے مرتکب ہو چکے ہیں۔ تو وہ ملک کی خوشحالی اور ابنائے وطن سے خوشگوار تعلقات قائم کرنے کی خاطر صرف ان دلخراش مقامات میں تبدیلی گوارا نہیں کرینگے۔ کہ جو نہ صرف ہمارے نزدیک بلکہ ہر انصاف پسند۔ امن دوست اور معقولیت پسند انسان کے نزدیک قابل اصلاح ہیں؟ ہو سکتا ہے کہ ممبران آریہ سماج اس امر کو باور نہ کریں۔ کہ آریہ سماج کے ذمہ دار اصحاب نے وقتاً فوقتاً ستیارتھ پرکاش میں من مانی تبدیلیاں کیں۔ اور معترضین کے اعتراضوں سے بچنے کے لئے تبدیلیاں کیں۔ اس لئے ہم اپنے دعویٰ کے ثبوت میں بہت سی مثالوں میں سے چند ایک بطور نمونہ پیش کرتے ہیں امید ہے کہ اصحاب سماج ہماری پیشکردہ نظائر کا بچشم غور مطالعہ فرمائیں گے۔

پہلی مثال: جناب سوامی دیانند صاحب نے ستیارتھ پرکاش کے اصلاح کردہ نسخہ بار دوم ہندی مطبوعہ اجمیر ۱۸۸۴ء کے صفحہ ۲۲۳ پر لکھا تھا۔ کہ

"منشیار شی یسیح یے تتو ختیا اجاینت یہ یجر وید میں لکھا ہے"

چونکہ مندرجہ بالا سنسکرت زبان کی عبارت یجر وید میں نہیں پائی جاتی۔ اور معترضین اعتراض کیا کرتے تھے کہ یہ یجر وید سے نکالکر دکھائی جائے۔ اس لئے محض اعتراض سے بچنے کے لئے الفاظ "یہ یجر وید میں لکھا ہے" کی بجائے "یہ یجر وید (اور اس کے براہمن) میں لکھا ہے" کر دیا گیا ہے۔ حالانکہ یہ سوامی صاحب کی تحریر کردہ عبارت کے خلاف ہے

دوسری مثال: اسی طرح جناب سوامی صاحب نے ستیارتھ ہندی بار دوم کے صفحہ ... پر لکھا تھا۔

"انگا دنگات سمبھوسی ہردیا دھی جائیسے پُتر نہ ماسی سہ جیو شرده ششتم۔ یہ سام وید کا بچن (قول) ہے"

حالانکہ یہ عبارت سام وید میں نہیں پائی جاتی معترض جب اس پر اعتراض کیا کرتے تھے۔ اور ان کے اعتراض کا آریہ دوستوں کے پاس کوئی جواب نہ تھا۔ اس لئے تنگ آکر انہوں نے الفاظ "یہ سام وید کا وچن ہے" نکال کر اس کی جگہ ایک اور کتاب نرکت کا نام لکھ دیا۔ حالانکہ نرکت کا حوالہ سوامی صاحب نے نہیں دیا تھا۔ اور یہ تبدیلی اس امر کا بیّن ثبوت ہے۔ کہ آریہ سماجی مستر اپنے گورو کی تصنیف میں تغیر و تبدل جائز سمجھتے ہیں۔ عجیب بات ہے کہ ہمارے آریہ بھائیوں نے معترضین کے اعتراضوں سے بچنے کے لئے "سام وید" کی بجائے "نرکت" کا نام لکھ دیا مگر ایسا کر کے انہوں نے وید کے محرف مبدل ہونے کی ایک ناقابل تردید دلیل ہمارے ہاتھ میں دے دی ہے۔ اور حقیقت میں یہ ایسی لاجواب دلیل ہے کہ اس کا جواب گذشتہ بارہ سال سے آریہ سماج کا بڑے سے بڑا عالم اور ودوان بھی نہیں دے سکا۔ کیونکہ جس نرکت کا حوالہ دیا ہے۔ وہ محولہ بالا عبارت کے متعلق کہتی ہے کہ یہ عبارت رگ وید کا منتر ہے۔ مگر لطف یہ کہ یہ رگوید میں بھی نہیں پائی جاتی۔ ممکن ہے آج سے تین ہزار برس قبل یہ رگوید میں موجود ہو۔ تبھی تو نرکت کے مصنف نے اُسے رگوید کی بتلایا۔ مگر چونکہ اب رگوید میں نہیں ملتی۔ اس لئے کہنا پڑتا ہے۔ کہ رگ وید کے موجودہ نسخہ اور زمانہ قدیم کے نسخے میں اختلاف ہے۔ جبھی تو پُرانے نسخوں کی عبارتیں موجودہ نسخوں میں نہیں ملتیں۔

تیسری مثال: جناب سوامی صاحب نے ستیارتھ پرکاش بار دوم ہندی صفحہ ۲۰۴ میں لکھا ہے کہ

"جب تک ملک آریہ ورت (ہند) سے تعلیم نہیں گئی تھی۔ تب تک مصر۔ یونان۔ یورپ وغیرہ ممالک کے باشندوں کو ذرہ بھی علم نہیں ہوا تھا۔ اور انگلینڈ کے کولمبس وغیرہ لوگ جب تک امریکہ نہیں گئے تھے۔ تب تک وہ بھی ہزاروں لاکھوں کروڑوں برسوں سے جاہل یعنی علم سے بے بہرہ تھے"

چونکہ کولمبس کو انگلینڈ کا باشندہ بتلانا شری سوامی جی مہاراج کی فاش غلطی تھی۔ اور مخالف اس پر معترض ہوتے تھے۔ اس لئے آریہ سجنوں نے اعتراض سے بچنے کے لئے "انگلینڈ" کی بجائے "یورپ" کر دیا۔ حالانکہ سوامی صاحب نے یورپ نہیں لکھا تھا۔ بہر حال یہ تبدیلی اس امر کا روشن ثبوت ہے۔ کہ آریہ دوست ستیارتھ پرکاش میں تبدیلی جائز سمجھتے ہیں۔

چوتھی مثال: جناب سوامی دیانند صاحب ستیارتھ پرکاش بار دوم ہندی کے صفحہ ۱۳۳ پر لکھتے ہیں:-

"ددہانی چہ رتنانی ودِکتیشو پپا دئیت منو طرح طرح کے جواہرات سونا وغیرہ دولت دی وکت یعنی سنیاسیوں کو دیویں"

مگر چونکہ یہ عبارت منوسمرتی میں نہیں پائی جاتی۔ اور معترض گذشتہ نصف صدی سے اس پر اعتراض کرتے رہتے تھے۔ اس لئے آریہ دوستوں نے محض اعتراض سے بچنے کے لئے ستیارتھ پرکاش ہندی کے نئے ایڈیشنوں میں لفظ "منو" صاف ہی اڑا دیا۔

حالانکہ سوامی دیانند صاحب نے اس عبارت کے آخر میں لفظ منو لکھ کر بتایا تھا کہ عبارت ھذا منوسمرتی کی ہے۔

اور یہ من مانی تبدیلی اس بات کا ناقابل تردید ثبوت ہے۔ کہ آریہ بھائیوں کے نزدیک ستیارتھ میں کانٹ چھانٹ ناجائز نہیں۔

پانچویں مثال: جناب سوامی دیانند صاحب کی ستیارتھ پرکاش ہندی بار دوم کے صفحہ ۱۱۹ میں لکھا تھا۔ کہ

"سوال۔ جب ایک بیاہ ہوگا۔ ایک مرد کو ایک عورت اور ایک عورت کا ایک مرد رہے گا تب عورت حاملہ دائم المریض اور مرد دائم المریض

ہو۔ اور دونوں کا عالم شباب ہو۔ اور رہا نہ جائے۔ تو پھر کیا کریں۔

جواب۔ اس کا جواب نیوگ کے بیان میں دے چکے ہیں۔ اور گربھوتی (حاملہ عورت) سے ایک برس صحبت نہ کرنے کے زمانہ میں مرد و عورت سے نہ رہا جائے تو کسی سے نیوگ کر کے اس کے لئے بیٹا پیدا کر دے۔ مگر رنڈی بازی یا زنا کبھی نہ کریں۔" فرمایا اگر عورت حاملہ ہونیکے باعث اس سے اور اس کے قاوند سے نہ رہا جائے تو وہ کسی اور سے نیوگ کر لیں۔

چونکہ سوامی جی کے اس ارشاد پر لوگ معترض تھے۔ اور سخت سے سخت اعتراض کرتے تھے۔ کہ سوامی جی نے یہ کیا غضب ڈھایا کہ ہوش کو کھلے بندوں چھٹی دیدی کہ عورت کے حاملہ ہونے پر بھی اسے نیوگ کی اجازت بخش رہے ہیں۔ اور چونکہ یہ اعتراض بڑا وزنی اور خطرناک تھا۔ جس کا جواب آریہ بھائی دینے سے قاصر تھے اسلئے تنگ آ کر انہوں نے سوامی جی کی محولہ بالا عبارت میں تبدیلی کر دی۔ اور اب ستیارتھ پرکاش کے موجودہ ایڈیشنوں میں یہ عبارت یوں نظر آتی ہے۔

"اگرچہ حاملہ عورت سے ایک سال صحبت نہ کرنے کے عرصہ میں مرد سے یا دائم المریض مرد کی عورت سے نہ رہا جا سکے۔ تو کسی سے نیوگ کر کے اس کے لئے اولاد پیدا کر دے۔ لیکن رنڈی بازی یا زناکاری کبھی نہ کریں۔"

(ستیارتھ پرکاش اردو صفحہ ۱۳۹)

اب اس عبارت پر وہ اعتراض وارد نہیں ہو سکتا جو سوامی جی کی خود نوشت عبارت پر ہوتا رہا ہے۔

ہمارے آریہ دوستوں کی یہ جرأت اور جسارت اس امر کی روشن دلیل ہے کہ ان کے نزدیک ستیارتھ پرکاش میں حسب ضرورت تبدیلی ہو سکتی ہے ـــــ اور جب یہ صورت ہے تو ان مذکورہ بالا مثالوں کے ہوتے ہوئے کوئی شخص ہمارے اس مخلصانہ مشورہ کو یہ کہہ کر رد نہیں کر سکتا۔ کہ چونکہ ہم شری سوامی جی مہاراج کی خود نوشت تحریر میں کسی قسم کی تبدیلی کے مجاز نہیں ہیں۔ لہذا اس مشورہ پر عمل نہیں کر سکتے۔ بلکہ انہیں چاہیئے۔ کہ سوامی جی مہاراج کے مفہوم کو قائم رکھتے ہوئے ستیارتھ پرکاش کے جگر خراش الفاظ کو سنجیدہ الفاظ میں تبدیل کر دیں۔ جس سے انکی عبادات میں بھی کوئی فرق نہیں پڑیگا۔ اور کروڑوں کی تعداد میں اس ملک میں بسنے والے ہندو۔ عیسائی۔ جینی۔ مسلمان اور سکھ اصحاب کے زخموں کے اندمال کی صورت بھی پیدا ہو جائے گی۔

خاکسار ملک فضل حسین احمدی مہاجر قادیان۔

اوتار کا ظہور اور ہندو

ہندو بھائیوں کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ پرماتما خود انسانی شکل میں ظاہر ہوا کرتے ہیں۔ پرماتما ہی ست یگ ترتیا دواپر میں انسانی جامہ پہنکر اپنے بھگتوں کی رکھشا کے لئے آتے رہے۔ اور اب یکم اگست کو خود پرماتما انسانی شکل میں اوتار دھارن کریں گے۔ یہ وہ عقیدہ ہے۔ کہ جس کو ہندو بھائی سینکڑوں سالوں سے مانتے چلے آئے ہیں۔ لیکن اب ہندوؤں میں ایک ایسا طبقہ پیدا ہوا ہے۔ جو یہ کہتا ہے۔ کہ یہ غلط ہے۔ کہ خود پرماتما دنیا کے سدھار کے لئے آیا کرتا ہے۔ بلکہ وہ انسان جو سنسار کے سدھار کے لئے آتا ہے۔ وہ اپنے اندر بعض ایسے چمتکار رکھتا ہے جو کہ ایشوری چمتکار کہلاتے ہیں۔ تو وہ لوگ جن کی آنکھیں ایشوری نیم کو نہیں پہچانتیں وہ ان کو ایشور کر کے ماننے لگتے ہیں۔ جیسا کہ کرشن نے گیتا میں ارجن کو اپدیش کرتے ہوئے صاف کہا ہے۔ کہ ہے ارجن ایشور تمام جیووں میں ویاپک ہے اور وہ اپنی شکتی سے ہی سارے جہان کو چلا رہا ہے۔ اگر تو ہمیشہ کی زندگی چاہتا ہے۔ تو پھر اس کے چرنوں میں چلا جا۔ کیونکہ اس کے ماننے میں انسان ہمیشہ زندہ رہا کرتا ہے۔

جو لوگ کرشن جی مہاراج کے اس اپدیش کے ہوتے ہوئے بھی آپکو ایشور جانتے ہیں۔ انہوں نے اوتار کے نیموں پر وچار نہیں کیا۔ اسی لئے ان کو یہ غلطی لگی ہے۔ کہ وہ پھر اوتار کو خود پرماتما کا سوروپ مانتے ہیں۔ لیکن اب جیسا کہ پہلے لکھا جا چکا ہے۔ ہندوؤں کا سمجھدار طبقہ اس بات کی تردید کرتا ہے کہ پرماتما نہ کبھی جنم لیتا ہے۔ اور نہ ہی وہ کبھی انسانی شکل میں دنیا میں آیا ہے۔ ہاں جو اوتار دنیا کے سدھار کے لئے آتے ہیں۔ ان میں پرماتما کی شکتی اور گیان کا انش ہوتا ہے جس کی وجہ سے بعض لوگ ان کو پرماتما کا اوتار مان لیتے ہیں۔ لیکن دراصل وہ پرماتما نہیں ہوتے۔ چنانچہ یوگی راج پارس ناتھ ودیا ساگر جی لکھتے ہیں۔ کہ "اوتار کو پرماتما کہنا ایک ایسا جرم ہے۔ جو کہ کبھی معاف نہیں کیا جا سکتا۔ اس میں سندیہہ نہیں کہ اوتاروں کے ذریعہ سے ہی پرماتما پرگٹ ہوتا ہے۔ اگر پرماتما کے کسی نے درشن کرنے ہوں۔ تو ان کے چرنوں میں ہی رہکر پرماتما کے درشن کر سکتا ہے۔ رشی بھگوان کرشن فرماتے ہیں کہ سارے دھرموں کو چھوڑ کر میرے پاس آؤ۔ تاکہ میں آپ کو پاپوں سے بچنے کا اپائے بتاؤں۔ بس پرماتما کے پانے کا کیول ہی ذریعہ اس کے اوتار ہوتے ہیں۔ جن کو دیکھ کر پرماتما کی ہستی پر وشواس ہوتا ہے۔ پھر جس شہنشاہ کے پاس ہزاروں نہیں لاکھوں شاہزادے موجود ہوں۔ ان کو خود آنے کی کیا ضرورت ہے۔ جب وہ ضرورت محسوس کرتا ہے۔ کہ میری پرجا کو پاپی کشٹ دے رہے ہیں۔ تب ان میں سے کسی ایک کو اپنا گیان دیکر ان کی رکھشا کے لئے بھیج دیتا ہے۔ پھر لکھا ہے کہ پورن پرماتما جگت میں نہیں آ سکتا جس پرکار ہمارے شریر میں پیٹ ہے اسی طرح پرماتما کا پیٹ یہ جگت ہے۔ ہم پیٹ میں نہیں گھس سکتے۔ اگر گھس جائیں تو پیٹ پھٹ جائے۔ اسی طرح پرماتما اس جگت کے اندر نہیں گھس سکتا۔ اگر گھسے تو مہا پرلے ہو جائے اس سے سدھ ہوا کہ پرماتما خود اوتار نہیں دھارن کیا کرتا۔ جن اوتاروں کو پرماتما کہا جاتا ہے۔ ان کی تعلیم کے خلاف ان کو پرماتما کہنا پاپ ہے۔ انہوں نے تو جگہ جگہ اپنے آپ کو پرماتما کا ایک ادنیٰ سیوک کہا ہے۔ پس یہ کہنا کہ بھگوان جب کل یگ میں اوتار دھارن کریں گے تو وہ خود پرماتما ہی ہوں گے۔ یہ غلط اور ایشوری نیم کے خلاف ہے۔ ستیہ یگ صفحہ ۳۸ ماہ اکتوبر۔

اور بھی بہت سے حوالہ جات ہیں۔ جن میں انہوں نے اس اصل کو تسلیم کیا ہے کہ اوتار پرماتما کے بھگت ہی ہوا کرتے ہیں۔ نہ کہ خود پرماتما۔

"کلکی اوتار مغل ہوگا"

یہی صاحب اپنے مضمون میں لکھتے ہیں۔ کہ میں نے ایک پیشگوئی اڑیہ کی زبان میں ایک کتاب مالکا میں پڑھی ہے جسمیں لکھا ہے۔ کہ آرسو موہنا مغل۔

ویش کو ہو یوسے شل

یعنی موہن (کرشن) مغل ہوگا۔ جب وہ آئیگا۔ تو سارا ملک اس کی مخالفت کریگا لیکن اس کے دشمن ناکام ہوں گے۔ پھر لکھا ہے۔ کہ نیچ لوکے اونچ ہویوے نام ٹیک دکھائی۔

یعنی وہ چھوٹوں کو بڑا اور بڑوں کو چھوٹا کرے گا۔ وہ صرف پرماتما کا نام ہی دنیا میں پیش کرے گا۔ وہ

ضلع گجرات میں تبلیغ

مولوی عبدالغفور صاحب و مولوی چراغ الدین صاحب نے ۱۵ مئی ۴۳ء سے ۳۰ مئی ۴۳ء تک ضلع گجرات کے بعض مقامات کا جو تبلیغی دورہ کیا۔ اس کی مختصر رپورٹ درج ذیل ہے۔

چک سکندر۔ جماعت ہذا نے ۱۶، ۱۷ دو دن جلسہ سالانہ کے لئے مقرر کئے ہوئے تھے۔ ہم ۱۵ تاریخ کی شام کو وہاں پہنچے تین روز وہاں قیام کیا۔ اس اثناء میں جماعت نے چار اجلاس منعقد کئے۔ جس میں اختلافی مسائل کے متعلق دو لیکچر مولوی عبدالغفور صاحب نے دیئے۔ اور دو خاکسار نے روزانہ صبح کے وقت تربیتی درس قرآن کریم بھی دیتے رہے۔ جماعت نے اچھا انتظام کیا ہوا تھا۔ احمدی مرد و مستورات کے علاوہ غیر احمدی مرد و زن نے بھی دلچسپی لی۔

کھاریاں۔ جماعت ہذا نے ۱۹-۲۰ دو دن جلسہ سالانہ کے لئے مقرر کئے ہوئے تھے۔ اردگرد کی جماعتوں کو بھی دعوت دی گئی تھی۔ جن کے خورونوش اور رہائش کا انتظام بھی جماعت نے کیا۔ پانچ اجلاس منعقد کئے گئے۔ جن میں تین لیکچر مولوی عبدالغفور صاحب نے اور تین خاکسار نے دیئے۔ اس کے علاوہ چودہری سعد الدین صاحب ایم اے نے احمدیت کی غرض و غائت پر اور مولوی غلام حیدر صاحب مجاہد تحریک جدید نے وفات مسیح پر لیکچر دیئے۔ ہر پانچ اجلاس کامیاب رہے۔ میں اپنی اس مختصر رپورٹ میں یہ ذکر کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ اس جلسہ کو کامیاب بنانے میں بعض احمدی مستورات کا بڑا دخل تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔

نونگ۔ یہاں ہم نے تین دن قیام کیا۔ دو تقریریں کیں۔ اور قرآن کریم کا درس دیا۔ اس کے علاوہ انفرادی تربیت کرتے رہے۔ اور جماعت میں تنظیم کی پابندی کی روح پیدا کی گئی۔ نونگ میں احراریوں کا جلسہ تھا۔ جس میں دو ایک غیر معروف مولویوں نے حصہ لیا۔ مگر ہمارے خلاف انہوں نے ایک لفظ بھی مونہہ سے نہ نکالا۔ ان کو یہ علم تھا۔ کہ مبلغین جماعت احمدیہ نونگ میں موجود ہیں۔

فتح پور۔ ۲۵ کو ہم گجرات پہنچے۔ وہاں جمعہ پڑھا۔ ۲۶ کو فتح پور پہنچے یہاں ہم نے تین دن قیام کیا۔ ان تینوں دنوں میں جماعت نے تین اجلاس کئے۔ جن میں تین تقریریں خاکسار نے اور ایک تقریر مولوی عبدالغفور صاحب نے کی۔ اسکے علاوہ ۳ تبلیغی و تربیتی درس بھی دیئے۔

عالم گڑھ۔ یہاں دو اجلاس منعقد کئے دو تقریریں خاکسار نے اور ایک مولوی عبدالغفور صاحب نے کی۔ اس دورہ میں ۳ کس داخل سلسلہ ہوئے اللہ تعالیٰ استقامت بخشے۔ [illegible]

آپکے ایمان سے ایک اپیل

خدا کے فضل و کرم سے آپ کا ایمان۔ آپ کا اخلاص۔ آپ کے جذبات سے پُر زور اپیل کیجاتی ہے کہ خدا کے پاک بندے کے ہاتھ پر جو وعدہ کیا گیا ہے۔ اسے اس کے ارشاد کی تعمیل میں ۳۱ جولائی سے قبل داخل مرکز کردیں تا اگر آپ کا نام ۳۱ مئی تک ادا کرنے والوں کی فہرست میں نہیں آسکا تو ۳۱ جولائی تک ادا کرنے والوں کی فہرست سے جو سابقون اولون کے دوسرے دور کی آخری تاریخ ہے مقررہ جائے۔ اگر آپ نے وعدہ کے وقت لکھوایا تھا۔ کہ اگست ستمبر یا اکتوبر میں ادا کیا جائے گا۔ یا بالفرض آپ نے سال نہم کے آخیر یعنی ماہ نومبر میں ادا کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ تب بھی آپ ۳۱ جولائی تک ادا کریں۔ کیونکہ آپ کے بھائی آپ جیسے حالات رکھنے والے بہت ہیں۔ جو باوجود اکتوبر۔ نومبر کا وعدہ لکھوانے کے مئی میں ادا کر چکے ہیں۔ پس آپ بھی اگر مصمم ارادہ کرلیں۔ تو ۳۱ جولائی تک انشاء اللہ آپ بھی ادا کر سکتے ہیں۔ مگر عزم اور پختہ ارادہ کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔ والسلام۔ (فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

ہر قسم کا چندہ ۲۰ تاریخ تک مرکز میں پہنچ جانا چاہیئے!

جیسا کہ بارہا اعلان کیا جا چکا ہے۔ یہ نہایت ضروری ہے کہ ہر قسم کا چندہ باقاعدہ ہر مہینے کی ۲۰ تاریخ تک مرکز میں پہنچتا رہے۔ ورنہ مرکز کے کاموں میں ہرج ہونے کا اندیشہ ہے۔ مگر افسوس کہ بعض احباب سستی کرتے ہیں۔ اور وصول شدہ رقوم اس غرض سے رکھ چھوڑتے ہیں کہ مزید فراہمی ہونے پر اکٹھی روانہ کردی جاویگی۔ چنانچہ مندرجہ ذیل شہری جماعتوں کی طرف سے ماہ جون ۴۳ء کا چندہ ابھی تک موصول نہیں ہوا۔ ان کو چاہیئے کہ ماہ جون ۴۳ء کا چندہ فوراً ارسال فرمادیں۔ اور آئندہ کے لئے ایسا انتظام کریں کہ ہر مہینے کی ۲۰ تاریخ تک وصول شدہ رقم مرکز میں پہنچ جائے۔ یہ بھی یاد رہے کہ ہر قسم کا چندہ مع اس کی تفصیل کے براہ راست محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام آنا چاہیئے۔

دہرم سالہ	پنڈی چری	دیپالپور	ہوشیارپور شہر	اکھنور	مراد آباد	برہان پور
بمبٹربال	حافظ آباد	چیچہ وطنی	سامانہ	گلگت	رامپور	شنکر گڑھ
قلعہ صوبا سنگھ	گوجرہ	حویلی	سرہند	بارہ مولا	بریلی	محبوب نگر
ظفروال	جھنگ شہر	فرید کوٹ	بھٹنڈہ	سکھر	کانپور	رائے چور
نارووال	سرگودہا	موگا	سنگرور	احمد آباد اسٹیٹ	امروہہ	چنتہ کنٹہ
دہلی دروازہ (لاہور)	پنڈدادنخاں	زیرہ	محمود پور	نسیم آباد (مرزا فارم)	علی پور کھیڑا	عثمان آباد
کوچہ چابک سواراں (لاہور)	ایبٹ آباد	معظم	کلانور	محمود آباد فارم	اجمیر	اوٹکور
گڑھی شاہو (لاہور)	ٹانک	کوٹ کپورہ	کاہنور	نصرت آباد اسٹیٹ	آڑھا	بنگلور
احمدیہ ہوسٹل (لاہور)	اوچ	پھلور	جموں	کنری	بیگوسرائے	کارونا گاپلی
سلطان پورہ (لاہور)	بہاولنگر		پونچھ	انچولی	پوری	
				منصوری	سمبل پور	

(ناظر بیت المال)

چندہ مقامی جماعت کی معرفت ارسال کیا جائے

بعض دوست مقامی کارکن سے کسی بات پر ناراض ہو کر مرکز میں براہ راست چندہ ارسال کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ اس کے متعلق بذریعہ اعلان ہذا اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو ترسیل چندہ کا یہ طریق پسند نہیں۔ چنانچہ حضور نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی دوست عمداً بغیر وساطت جماعت مقامی کے براہ راست چندہ ارسال کریگا۔ تو اس کا چندہ قبول نہیں کیا جائیگا۔ براہ راست چندہ ارسال کرنا نہ صرف احمدیت کی روح کے منافی ہے بلکہ یہ اختلاف و انشقاق کا منبع بھی ہے اور نظام سلسلہ ایسے رویہ کو برداشت نہیں کرسکتا۔ اس لئے آئندہ کیلئے دوست محتاط رہیں۔ اور اگر کوئی دوست کسی خاص وجہ سے براہ راست چندہ ارسال کرنا ضروری خیال کریں۔ تو وجوہات بیان کر کے دفتر ہذا سے اجازت حاصل کرسکتے ہیں۔

ناظر بیت المال

مستقل چندوں کی فرضیت

تحریک جدید کے چندوں کی تحریک کے ابتداء میں اور جلسہ سالانہ ۱۹۳۵ء کے موقع پر بھی حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے بوضاحت فرمادیا تھا۔ کہ تحریک جدید میں صرف ان ہی لوگوں کا چندہ لیا جائے گا۔ جو اپنے دفریضہ چندہ کے) بقائے ادا کردیں گے۔ اور مستقل چندہ بھی پوری شرح سے دیں گے۔ پھر اسی تقریر میں فرمایا کہ "تحریک جدید کو ہم کتنی ہی ضروری قرار دیں۔ یہ لازمی بات ہے کہ اگر اس تحریک کا اثر پہلے کاموں کے خلاف پڑے تو اس کا کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ اور اگر ہم ہر دلعزیز والا کام کریں۔ تو سلسلہ کو بجائے فائدہ کے نقصان پہنچاتے رہیں گے"

حضور کے اس ارشاد کے ماتحت امید ہے کہ کوئی دوست لازمی چندوں یعنی چندہ عام اور چندہ جلسہ سالانہ کو پس پشت ڈالتے ہوئے تحریک جدید کے چندہ میں حصہ نہیں لیتے ہونگے تاہم اگر کوئی دوست ایسے ہوں۔ جو باوجود لازمی چندوں کے بقایا دار ہونیکے شرح مقررہ سے کم یا بے قاعدہ ادا کرنے کیلئے تحریک جدید میں چندہ دے رہے ہیں تو سیکرٹری صاحبان کا فرض ہے کہ انکے متعلق نظارت بیت المال میں اطلاع دیں تاکہ حضور کی خدمت میں رپورٹ کیجا سکے

(ناظر بیت المال)

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ کا ارشاد

فرمایا "کسی جماعت کو مرکزی چندہ خرچ کرنا بلا منظوری کسی صورت میں جائز نہیں۔ کام کرکے بعد میں منظوری لینا نہ صرف خلاف قانون ہے بلکہ خلاف عقل بھی ہے۔ اگر اس قسم کی اجازت کسی جماعت کو دیجائے تو یقیناً یہ مرض دوسری جماعتوں میں پھیل جائیگا۔ اور مرکزی کاموں کو سخت حرج پہنچے گا"

پس یہ اعلان کردیا جائے کہ کسی جماعت کو مرکزی فنڈ خرچ کرنے کی خواہ امید منظوری کیوں نہ ہو۔ اجازت نہیں ہے اگر کوئی انجمن ایسا کرے گی تو اس کے عہدہ داروں کو الگ کیا جائیگا اور ایسی انجمن کو جبتک وہ اصلاح نہ کرے۔ تسلیم نہ کیا جائے گا"

احباب کو حضور کے اس ارشاد کی ہمیشہ تعمیل کرنی لازمی ہے۔ ناظر بیت المال

سامان لیجانیوالے بے انجن کے ہوائی جہاز

بے انجن کے ہوائی جہازوں کے ذریعہ سے سامان لانے کے تجربے نے ہوائی آمدورفت کی تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافہ کیا ہے۔ یہ ہوائی جہاز امریکہ اور برطانیہ کے درمیان استعمال کئے جارہے ہیں۔ جنگ کے بعد بھی یہ ذریعہ آمدورفت مفید ثابت ہوگا۔ یہ گلائڈر نیویارک کے ایک پیانو ساز نے بنایا تھا۔ اس میں ڈیڑھ ٹن بوجھ لے جایا جا سکتا ہے۔ (۱) گلائڈر کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس کا بنانا بہت آسان ہے اور اس پر بہت کم لاگت آتی ہے۔ اس کے بنانے کے لئے ان اعلیٰ درجہ کے ماہر کاریگروں کی بھی ضرورت نہیں جو طیارہ سازی کے لئے ضروری ہیں۔ اکثر گلائڈر لکڑی کے بنے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور ان کے بازوؤں پر کپڑا منڈھا ہوتا ہے۔ (۲) ان میں سامان رکھنے کی جگہیں بنانے میں ان پابندیوں کا لحاظ نہیں رکھا جاتا جن کا لحاظ عام طیارہ کی ساخت میں لازمی ہوتا ہے۔ (۳) اس کے کھینچنے کیلئے ہر انجن دار طیارہ جو دور کی پرواز کر سکتا ہو۔ استعمال کیا جا سکتا ہے۔ خواہ اس میں سامان رکھنے کی گنجائش کتنی ہی محدود کیوں نہ ہو۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ سسلی میں اتحادی فوجیں اتارنے میں بھی گلائڈر استعمال کئے گئے ہیں۔ اور تجربہ اس حملے میں بہت کامیاب رہا ہے۔ (محکمہ اطلاعات پنجاب)

"شفاء الملک" حکیم محمد حسن صاحب قریشی

پرنسپل طبیہ کالج لاہور و پریذیڈنٹ طبیہ کانفرنس پنجاب کی رائے

طبیہ عجائب گھر کے متعلق!

قبل ازیں آپ حکیم محمد افضل صاحب جنرل سیکرٹری پنجاب طبیہ کانفرنس کی رائے ملاحظہ فرماچکے ہیں۔ آج شفاء الملک حکیم محمد حسن صاحب قریشی کی رائے پڑھیئے۔ آپ لکھتے ہیں:۔

"حکیم عبدالعزیز (مالک عجائب گھر قادیان) نے مجھے قیمتی اور نادر مفردات کا ذخیرہ دکھایا مجھے یہ معلوم کرکے مسرت ہوئی۔ کہ ان کی فراہم کی ہوئی دوائیں عمدہ اور معیاری ہیں۔ آجکل مصنوعی اور ادنیٰ درجہ کی دوائیوں کی گرم بازاری ہے اسلئے جو دواخانے عمدہ اور اصلی دوائیوں کی بہم رسانی کی سعی کرتے ہیں جمہور کو ان کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیئے۔ مجھے امید ہے کہ عوام کے علاوہ اطباء کرام بھی عجائب گھر قادیان کی خدمات سے فائدہ اٹھائینگے اور حکیم عبدالعزیز صاحب معیاری دواؤں کی بہم رسانی میں بیش از بیش جدوجہد کرتے رہیں گے۔

طبیہ عجائب گھر قادیان

مشرق و مغرب کی تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۱۲ر جولائی۔ سسلی پر برطانوی فوج کی کمان جنرل منٹگمری کر رہے ہیں۔ یوں ساری اتحادی فوجوں کے سپہ سالار جنرل آئزن ہوور ہیں۔ محاذ جنگ کا نقشہ اس طرح ہے۔

ساحل کی طرف تیر کے نشان ان مقامات کو ظاہر کرتے ہیں۔ جہاں اتحادیوں نے فوجیں اتاری ہیں ؛

ٹوکیو ۱۲ جولائی۔ آج جاپان کے وزیر اعظم جنرل ٹوجو بحر الکاہل اور سنگاپور کے سفر کے بعد یہاں پہونچ گئے ہیں۔ انہوں نے آج جاپانی خبر رساں ایجنسی کو اطلاع دی۔ کہ جب وہ سنگاپور میں تھے۔ تو انہوں نے برمی حکومت کے چیف ڈاکٹر باما سے بھی ملاقات کی۔ اور برمی حکومت سے متعلق بہت سی باتیں کیں۔

لنڈن ۱۲ جولائی۔ ملک معظم نے دو ہندوستانی جہازرانوں کو قصر بکنگھم میں جی۔ ای۔ ایم۔ کے تمغوں سے سرفراز کیا ہے۔ ایک کا نام احمد اللہ ہے وہ صوبہ آسام کا رہنے والا عمر ۵۰ سال ہے۔ دوسرا بنارس کے قریب موضع جین پور کا رہنے والا سلیمان ہے۔ ان دونوں نے اس وقت نمایاں بہادری کا ثبوت دیا۔ جب دشمن نے ان کے جہازوں پر حملہ کیا۔

نئی دہلی ۱۲ر جولائی۔ حکومت ہند نے ایک آرڈی نینس کے ذریعہ سپیشل فورس قائم کرنے کا اعلان کیا ہے۔ اس آرڈی نینس میں لکھا ہے۔ کہ حکومت ہند ایک سپیشل پولیس فورس قائم کر رہی ہے۔ اس پولیس فورس کو وہی اختیارات ہوں گے۔ جو صوبوں میں پولیس فورس کو حاصل ہیں۔

نئی دہلی ۱۲ر جولائی۔ حکومت ہند نے ایک اعلان کے ذریعہ دوکانداروں کو متنبہ کیا ہے۔ کہ پرانے اخبارات کے کاغذ اور گتے کو سامان باندھنے کے سلسلہ میں پوری احتیاط کے ساتھ برتا جائے۔ جو لوگ کاغذ اور گتے کو بے جا اور غیر ضروری جگہ استعمال کریں گے۔ انہیں ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت سخت سزا دی جائے گی ؛

کلکتہ ۱۲ جولائی۔ بنگال اسمبلی میں سول سپلائی منسٹر نے دہلی فوڈ کانفرنس کی کارروائی پر روشنی ڈالنے سے انکار کر دیا۔ تاہم یہ بتایا۔ کہ قریباً ہر ایک ضلع میں خوراک کی کمی ہے ؛

نئی دہلی ۱۳ر جولائی۔ معتبر حلقوں کی اس خبر سے کہ گورنمنٹ ایک قانون بنا رہی ہے

جس سے بنک سونا اور گندم پر قرضہ نہیں دے سکیں گے۔ یہ یقین کیا جاتا ہے۔ کہ ایک تو مصنوعی کرنسی کا پھیلاؤ رک جائے گا۔ اور دوسرا سونا اور گندم کے نرخ کم ہو جائیں گے ؛

واشنگٹن ۱۲ر جولائی۔ کولا کی کھاڑی میں امریکن جنگی جہازوں کی جاپان کے جنگی جہازوں سے لڑائی ہوئی۔ دشمن کا ایک جنگی اور دو ڈسٹرائر ڈبو دیئے گئے۔ اور تین کو نقصان پہنچایا گیا۔ ایلوشنز میں کسکا کے جاپانی اڈے پر تین حملے کئے گئے۔

لنڈن ۱۴ر جولائی۔ سسلی میں اتحادی طیاروں نے جنوب مشرقی کنارے پر بھی بعض مقامات حاصل کئے ہیں۔ رگوسا۔ اوسٹا اور پرودیا پر اب ان کا قبضہ ہے۔ دشمن اوسٹا کی بندرگاہ کو بالکل کوئی نقصان نہ پہنچا سکا۔ یہاں سے آگے بڑھتی ہوئی اتحادی افواج اب کٹانیہ کے قریب پہنچ رہی ہیں۔ کل رات ایک جرمن فوجی مبصر نے ریڈیو پر کہا۔ کہ اتوار اور سوموار کی رات کو اتحادیوں نے ہوائی اور جنگی جہازوں کی مدد سے سسلی پر دو یا تین ڈویژن فوج اور اتار دی ہے۔ لکاٹا میں کینیڈین افواج نے اپنے مورچے بہت مضبوط کر لئے ہیں۔ جنرل منٹگمری کی فوج کا بایاں بازو بہت سرگرمی دکھا رہا ہے۔ اب سارا کیوز تک تمام علاقہ اتحادیوں کے قبضہ میں ہے۔ گیسلا کے مشرق میں امریکن مورچہ پر بڑے زور کی لڑائی ہو رہی ہے۔ سارا کیوز اور لکاٹا کے پاس اتحادی بیڑا کھڑا ہے۔ مالٹا کے اڈوں سے اڑ کر اتحادی طیاروں نے سسلی میں دشمن کے ٹھکانوں پر حملے کئے اور دشمن کے ۲۳ طیارے ٹھکانے لگا دئے۔

ماسکو ۱۴ر جولائی۔ کرسک کے مورچہ کے شمال کی طرف جرمن حملہ کا زور کم ہو گیا ہے۔ کل دشمن کے ۹۶ ٹینک برباد کئے گئے۔ اب یقین کیا جا رہا ہے کہ کرسک کے مورچہ کی لڑائی کا نازک دور ختم ہو چکا ہے۔ روسیوں نے صرف نو روز کی لڑائی میں دشمن کو بالکل تھکا دیا ہے۔ بیالگراڈ میں روسی چوکیوں پر کئی حملے کئے گئے۔ مگر روسیوں نے سب روک لئے۔

لنڈن ۱۳ر جولائی۔ برطانوی طیاروں نے انگلستان کے اڈوں سے اڑ کر شمالی اٹلی میں ٹیورن پر بڑے زور کا حملہ کیا اور قریباً پانسو میل کا فاصلہ طے کر کے اٹلی کے اس اہم صنعتی شہر پر شدید بمباری کی۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ رحمت اللہ خان شاکر